

107381- کریسٹ نامی روٹی کھانا

سوال

کیا کریسٹ "croissant" نامی ہلال کی شکل میں روٹی کھانی جائز ہے، اس کا قصہ کچھ اس طرح ہے کہ یہ روٹی ایک عیسائی نانبائی نے تیار کی تھی، جو عثمانی دور حکومت کے شکست کی نشانی کے طور پر بطور جشن پکائی جاتی ہے۔
میں نے یہ قصہ انٹرنیٹ پر الموسیۃ الجانیہ میں تلاش کیا تو کچھ اس طرح کے قصے ہی پائے، لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قصہ صحیح نہیں، میرے خیال کے مطابق یہ قصہ تو طلبا کی کتابوں میں بھی مذکور ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

الکروسون یا الکروسان یہ ایک قسم کی معروف روٹی ہے، جسے انگلش میں (croissant) کہتے ہیں، اور فرنج میں بھی تقریباً اسی طرح کا نام ہے، اور یہ روٹی تقریباً ہلال کی شکل میں بنائی جاتی ہے، جس میں کچھ اور طعنے بھی ہوتے ہیں۔

دوم:

بعض عربی اور اجنبی مصدربیان کرتے ہیں کہ یہ روٹی ہلال کی شکل مملکت عثمانیہ کا نشان میں بنائی گئی تھی جو کہ وینا معرکہ میں پولینڈ کے لشکر کے ہاتھوں عثمانیوں کی شکست کی خوشی اور جشن میں بنائی گئی، اس شکست کا باعث ایک نانبائی بنا تھا، جب اس نانبائی نے مسلمان فوجیوں کو قلع بند شہر تک پہنچنے کے لیے خندق کھودنے کی آواز سنی تو اس نے بادشاہ کو خبر کر دی تو اس نے فوری طور پر مسلمانوں کے خلاف چال چلی جس کی بنا پر مسلمانوں کو 1683 میلادی میں شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

اور بعض مصادر یہ بیان کرتے ہیں کہ اس شکل کی روٹی بنانا عبدالرحمن الغافقی کی قیادت میں معرکہ بلاط شہداء میں فرانسوں کے ہاتھوں (732م) میں شکست کا جشن منانے کو بیان کرتی ہے۔

اور بعض یہ بیان کرتے ہیں کہ کروسون یا کریسٹ روٹی کچھ یورپی ممالک میں طلباء کے منج میں موجود ہے ہوسکتا ہے آج لوگوں کا اس قصہ کو تلاش کرنے کا یہی سبب اور باعث ہو۔

سوم:

رہا اس روٹی کو کھانے کا شرعی حکم تو ہمارے خیال میں ان شاء اللہ اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں، اصل میں اپنے مواد کے اعتبار سے تو یہ حلال ہے، لیکن اگر اس میں کوئی حرام چیز ڈالی جائے یا آٹے کو شراب میں گوندھا جائے تو پھر حرام ہوگی۔

لیکن اس روٹی کو بنانے کے سبب اور مناسبت کے بیان کردہ قصے کی بنا پر اس کے حرام ہونے کی ہم تو درج ذیل امور کی بنا پر کوئی وجہ نہیں سمجھتے:

1- یہ قصہ ایک خود ساختہ ہے اس کے یقین کی کوئی راہ نہیں، مصادر نے اس قصہ کو بیان کیا ہے جس کا معنی فی الواقع یقینی طور پر وقوع نہیں۔

2- پھر قصے کا پرانا اور قدیم ہونا اس کے نفسیاتی آثار کے قدیم ہونے اور اپنے اندر چھپے ہوئے غم کو چھپانے کا لہلہ ہے، اور شریعت تو واقعیت اور محسوس پر بنا کرتی ہے نہ کہ وہم و گمان یا مضموس چیز پر۔

4- اس سب کے باوجود ہلال کوئی اسلام کا شعار اور علامت نہیں، بلکہ یہ تو عثمانی دور حکومت کا شعار اور علامت ہے، اور دین کی طرف کسی شعار کی نسبت کرنے اور کسی شعار کو اسلامی حکومت کی طرف منسوب کرنے میں فرق ہے مثلاً اموی دور حکومت یا عباسی دور حکومت وغیرہ تو دین کی طرف شعار کی نسبت کے لیے دلیل اور نص کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس لیے اس پر دینی پاکبازی کو دائرہ کو لٹکانا اور لمبا نہیں کرنا چاہیے، اس کا تفصیلی بیان ہماری اسی ویب سائٹ کے سوال نمبر (1528) اور (79141) کے جوابات میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔